برج نظامیہ ہر خلوت مین رہتے تہے اور جسجگہہ صابریہ حجرہ ہی مخدوم علی احمد صابر حسب رہتے ہتی۔
اور خواجہ جمال الدین ہانسوی صاحب شرقی برج جسجگہ تہا رہتے تہے اور حضرت مولانا بدرالدین اسحاق
صاحب سامہنے روضہ مبارک کر رہتے تہے ہر وقت حضور مین۔ چنانچہ حیات مین بہی حضور ہی اور بعد
وفات کے بہی جو درمیان شہر کے روضہ مقدسہ انکا ہوا۔

باب یازدہم در بیان احوال سجادہ نشینان وآسامی اولاد ومدت خلافت ایشان

اول صاحب سجادہ حضرت مخدوم بدرالدین صاحبزادہ حضرت بابا صاحب جو بعد انتقال حضرت کی سجادہ
ومسند پر جلوس فرمایا۔ مدت پنجسال مسند کا حق کماحقہ ادا کیا سال ششصد وشست ونہ ہجری بہمین چہارم
شعبان المعظم وفات پائی اور مزار شریف پہلوے حضرت بابا صاحب کے میان روضہ مقدسہ کی ہوئی
بوقت رحلت فرزند کلان اپنے حضرت شاہ علاؤالدین صاحب کو خدمت سجادہ بابا صاحب کی ارشاد
فرمائی۔ دوم صاحب سجادہ حضرت دیوان مخدوم علاؤالدین لقب موجد ریاشرف سجادہ باپ دادا کی
ہو کر حق سجادگی کا ایسا ادا کیا جو کبہی سوائی مسجد کے مصلا سے نہ اٹہتے تہی بڑی صاحب عظمت
واولیا زمانہ تہی اور بہت خلفا انکے فیضیاب ہوئی ہین اور تراشا بہی اونہون نے دروازہ بہشتی
پر لیا ہے اور دستار اوسجگہہ باندہی ہے۔ نقل ہی حضرت علاوالدین صاحب ۱۶ برس کی تہی جب مسند پر بیٹہے
اور پنجاہ وچہار سال قایم ہی صایم الدہر وقایم اللیل تہے مردمان اونکو فرید ثانی کہتے تہی جیسا قصیدہ
امیر خسرو صاحب نے تعریف اونکی مین انشا کیا ہے بیت اوسکا بیت علائی دنیا ودین شیخ شیخزادہ عصر
کہ شد بمرتبہ قایمقام شاہ فرید۔ نقل ہے سید محمد کرمانی کتاب مین مرقوم کرتے ہین کہ حضرت علاوالدین
اور ہمنے شیر اور میرہو کا پیا ہے اور ایک روز ہم دونو کہیلتے ہوئی نزدیک گنبد جہان حضرت بابا صاحب
بیٹہے تہے چلے گئے بابا صاحب اوسوقت پان کہا رہے تہے حضرت راہ شفقت سی پان دہن مبارک سے
نکالکر دہن علاؤالدین اور میرے مین ڈالدیا برکت اوسکے پان سے بندہ کو ظاہری باطنی علم حاصل ہوا

اور حضرت علاء الدین کو شرف سجادہ حاصل ہوا اور ایکدن حضرت بابا صاحب جب وضو کرنے کو طیار ہوئی اور
دستار مبارک اوتار کر مصلا پر رکھ دی پس پشت سے علاء الدین صاحب نے اوسکو وہ دستار سر پر رکھ لے
تب عیسے نام خادم جو سامنے وضو کرا رہا تھا منع کیا اے صاحبزادہ بے ادبی نکرو حضرت نے یہ دیکھکر
فرمایا اور تبسم کیا کہ منع مکر لایق ہے اور یہہ دستار اسکو اور اولاد اسکی کو پہونچیگی اور نعمت غالیہ
کی بہی اسکو سرایت کریگی برکت نفس حضرت سے بری صاحب اتقیا و پرہیزگاری کی تہی کہ انکو طعام
کہاتی کسی نے نہین دیکہا بجز روز عیدین و ایام تشریق اگر کوئی واسطے ارادت کی آتا تو حوالہ روضہ بابا صاحب
کے کرتے اور دروازہ بہشتی پر کلاہ پہناتے بیعت اونکی ساتھ والد اپنے کی تہی لیکن تمام فیض روح
پاک جد اپنے سے حاصل ہوا ہے **نقل ہے** ایکروز تجلیات الہی سے اسرار حضرت علاء الدین صاحب پر
وارد ہوا اوسوقت جو شخص خدمت مین اونکی طالب دینی یا دنیاوی حاضر ہوا تمام کو فیض عطا ہوا
کہ غربا و فقرا کو غنی کر دیا میان آدمیان کے اسروز مشہور ہوا کہ علاء الدین موجد ریا ہے اسروز سے
یہہ لقب مشہور ہوا **نقل ہے** ایکمرتبہ جناب شاہ رکن عالم صاحب پوتی جناب بہاؤ الحق صاحب
کے دہلی سے واپس ہوکر پاکپٹن مین تشریف لائی بعد زیارت روضہ بابا صاحب حضرت علاء الدین صاحب
کے ساتھ ملاقات کری چنانچہ بغلگیر ہوکر ہر دو صاحبان ملی اور بیٹھے شاہ رکن عالم صاحب نے فرمایا کہ
صاحب آپکو خدا تعالی نے درجہ استقامت اتقا کا عنایت کیا ہے جو اور کسیکو کم حاصل ہوگا جب شاہ رکن عالم
صاحب آرامگاہ مین گئے حضرت علاء الدین صاحب نے غسل کیا اور لباس و مصلا کو دہو ڈالا بعضے مردمان نے
حضرت شاہ رکن عالم صاحب کے خدمت مین اظہار کیا آپ کمال اتحاد سے ملاقات کوائی اونہون نے ایسا کیا
حضرت شاہ رکن عالم صاحب نے فرمایا قدر مولانا علاء الدین صاحب کا تم کیا جانتے ہو اونکو درجہ استغنا منت
کا حاصل ہے اور ہم اکثر علایق دنیاوی کے ساتھ ہین اونکو شایان تہا ایسا کرنا ہیبت و دہشت علاء الدین
صاحب کی ایسی تہی جو کوئی شخص بدون حکم حرم شریف مین آنیکی طاقت نہین رکہتا تہا

نقل ہے صوبہ شاہی ایکدفعہ حاکم کو تعین کیا جو تمام خالواوہ ہائے دیار سے مال لو حاکم مذکور تمام جگہ سے مال لیکر پاکپٹن مین پہونچا اور حضرت کے پاس ملازمونکو واسطے مال لینے کے بہیجا حضرت نے فرمایا وہ مال تمام جو جمع کیا ہے مجہکو لاکر دکہلاؤ بعد ادسکے ہم بہی دیدینگی یہہ بات اونہون نے حاکم کے پاس بیان کی اونسے کہا لیجاکر دکہلاؤ جو اونکو اطمینان ہوجو تمام جگہ سے مال حاصل کیا ہے اوسوقت حضرت نے تمام فقرا و مساکین شہر وغیرہ کو بلا لیا تہا جب ملازمون نے مال لاکر پیش کیا حضرت نے تمام مخلوق کو حکم دیا کہ لوٹ لو حسب الحکم حضرت کے تمام مال لوٹا گیا اور آپنے فرمایا مال فقیرون کا فقیرونکے کام آیا یہہ خبر حاکم سنکر معہ سپاہ سامہنے حضرت کے آیا حضرت نے آستین پیراہن اپنے کی جہاڑدی دو شیر نکل آئی اور گرجنا شروع کیا اور چاہا کہ حاکم کو ماردین بعد اس سپاہیہ کی تمام سپاہی بہاگ گئے اور حاکم تایب ہوکر مرید ہوا اور حضرت نے شیرونکو فرمایا چلے جاؤ تب وہ بصورت گربہ ہوکر جنگل کو روانہ ہوئے **نقل ہے** سلطان غیاث الدین محمد تغلق جو اول نام ملک غازی تہا بسبب حوادث روزگار بحال زار و پریشان اگر پاکپٹن مین قیام کیا اور واسطے گذراوقات کی لکڑی جنگل سے لاکر فروخت کرکے قوت اپنا کرتا ایکروز لشکر شاہی اگیا جسجگہ کاہ ولکڑی دیکہتے پکڑ لیتے جب ملک غازی پشتارہ ہیزم کا جنگل سے لایا تو دلمین خیال کیا اگر شاہی لشکر کے ہاتہہ آیا تو مفت جائیگا لازم کہ آج یہہ پشتارہ ہیزم لنگر درویشان درگاہ علاوالدین صاحب مین ڈالدین پشتارہ لنگرخانہ مین لاکر ڈالدیا اور حضرت کا خاصہ تہا کہ بدون قیمت کے کوئی چیز کیلئے لنگر مین نہ ڈالتے حضرت علاوالدین صاحب نے فرمایا اسکی قیمت لیجائو ملک غازی نے عرض کیا جو کچہ حضور سے عطا ہو غنیمت ہے جب دو تین مرتبہ حضرت نے واسطے قیمت کے تقرار کیا تب ملک غازی نے بزبان عجز یہی عرض کی یا مخدوم قیمت اس پشتارہ ہیزم کچہ سلطنت دہلی کی ہے جو کچہ حضور نے دینا ہی دیدیوین نہین تو لنگر سے قوت اپنا کہا لونگا۔ یہہ کلام عجز آمیز ملک غازی سے سنکر حضرت نے فرمایا

سلطنت دہلی کچھ عجب چیز ہے انشاء اللہ العزیز قدرت کاملہ جناب ایزدی سے سلطنت دہلی تمہارے
نصیب ہوگی دہلی کو جا حسب الحکم ملک غازی ساتھ اوسی فوج کے روانہ ہوا اور منظور و مقبول عالم
توجہ کا ہوا جب دیپالپور مین پہونچے حاکم دیپالپور کو صوبہ نے موقوف کرکے ملک غازی کو مقرر کیا
بعد چند عرصہ کے تخت دہلی پر جلوس فرمایا ہوا اور غیاث الدین محمد تغلق خطاب پایا بعد اوسکے زیارت
حضرت علاؤالدین صاحب کے واسطے تیار ہوکر پاکپٹن کو روانہ ہوا اور ایک تسبیح بیش قیمت کہ ایک
دانہ اوسکا خراج مملکت کا تھا واسطے نذر ہمراہ لاکر معہ دیگر نقد جنس زرپارچات پیش کرکے توجہ سے
حاصل کی سلطان جب لشکر مین گیا حضرت نے وہ تمام نقد وغیرہ درویشون مسکینون کو تقسیم کردیا
جیسا حضور کا طریقہ تھا بعد تمام کے ایک عورت ضعیفہ مسکین آگئے اور سوال کیا جب حضرت کے
پاس اور کچھ موجود نہ تھا وہی تسبیح منگاکر اوسکو دیدی عورت بازار مین فروخت کرنیکے واسطے
لیگئی مردمان نے بادشاہ کو خبر دی وہ تسبیح جو آپ نے نذر گذرانی ہے وہ ایک عورت بازار
مین فروخت کررہی ہے بادشاہ نے ملازم کے ہاتھ چند ہزار روپیہ بھیجکر منگوائی اور خدمت حضرت
مین کہلا بھیجا کہ اگر وہ تسبیح دیدو تو قیمت اوسکی ہم واسطے خرچ درویشان کے کچھ نقدی بھیجدینگے
ملازم مذکور نے آکر جب خدمت حضرت مین عرض کیا حضرت نے فرمایا سلطان کو کہو آپ آکر لیجائی
جب سلطان خدمت مین آیا حضرت نے فرمایا اس حجرہ سے جاکر تسبیح اپنی لیلو جب حجرہ مین گیا اور دیکھا
تو ہزارہا تسبیح اس سے بیش قیمت ساتھ میخہائی چاروں دیوار کے کہڑی مین سلطان اس معاملہ سے شرمسار
ہوکر تائب ہوا اور التماس بیعت کی کری چنانچہ حضرت نے بعد الحاح بسیار کی پائین روضہ حضرت
بابا صاحب بیعت کی اور بہت خدمت و ریاضت سے ایک پرہیزگاران خدا تعالی سے ہوا چند مدت
خدمت مین رہکر عرض کی کہ مجھسے بہت خطا اور ظلم صادر ہوا ہے اس عمر مین اب کوئی مخلصی کے حضور
تدبیر فرماوین حضرت نے ایک رومال اپنا اوسکو عطا فرمایا اور کہا کہ بعد نماز صبح یہ رومال موہنہ پر

پھیر کر تخت پر اجلاس کرنا جو بعضے سر مخفی انکو معاینہ ہو نگے۔ ظلم و تعدی تمسے ظہور مین نہوگی وصیت
و تربیت ہائے حاصل کرکے روانہ دہلی کو ہوا نقل ہے ایکدن سلطان غیاث الدین محمد تغلق وہ رومال
مبارک چشم پر پھیر کر تخت پر اجلاس فرما ہوا دیکھا کہ ایک لڑکا جوان ایکعورت پر فریفتہ تہا قضاء الہی سے
وہ عورت معشوقہ اوسکی مرگئی جب اوسکو دفن کرکے آگئے اُس شخص نے قبر کو شگاف کرکے ساتھ اس مردہ کی بدکاری
مستعد ہونا چاہا تو اُس مردہ نے ہاتھ اپنا اندام نہانی پر رکھدیا چنانچہ اُس شخص نے ہاتھ کاٹ دیا پھیر
دوسرا ہاتھ رکھا وہ بھی کاٹ دیا یہہ معاملہ سلطانکو قدرت الہی سے معاینہ ہوا فوراً چند ملازمونکو حکم دیا
کو فلانے قبرستان مین جاکر فلانی آدمی کو گرفتار کرکے لاؤ۔ حسب الحکم ملازم جب گئی جسطرح سے سلطان نی کہا
تہا ویسا ہی دیکھا اور گرفتار کرکے لائی بادشاہ نے حکم دیا کہ دونو ہاتھ اسکے کاٹ ڈالو حسب الارشاد
ایسا ہوا اور اُس جوان کی اکثر واویلا و فریاد کی کہ لڑکے میرے ناحق ہاتھ کاٹ دیے سلطان نے فرمایا ملازمان
و لڑکے اپنے سے قسمیہ حال دریافت کرینے ظلم کیا یا عدل جب اوسنے دریافت کیا قصوروار لڑکے اپنے کو
پایا اسروز سے سلطان کا نام عادل مشہور ہوا نقل ہے ایکدن سلطان محمد تغلق نے خدمت مین حضرت جناب
علاء الدین صاحب کی عرض کی اگر حکم ہو۔ خواہش میری دلمین ہے کہ ایک گنبد طیار کراؤن حضرت نے فرمایا
جد ہمارے جیسا کیسی کی مرضی ہو کرنا بعضے روایات مین ہے کہ حیات حضرت مین یہہ گنبد طیار ہوا ہے
اور ایک مسجد شہر مین سلطان نے بنائی جو اب تک بنام تغلق بادشاہ کے وہ مسجد مشہور ہے۔ نقل ہے بعد
حضرت علاء الدین صاحب سلطان محمد تغلق نے دو امیر اپنے ایک کا نام بشارت خان دوسرے کا نام مقبول خان کو
واسطے مرمت روضہ کے مستعد کئے حسب الحکم بادشاہ مزار شریف حضرت علاء الدین صاحب پر ایسا گنبد عالی
طیار کرایا جو ہر خشتہائی و چوب پر آیات کلام الہی کی مرقوم ہے اور نہایت عمدہ عمارت سے بنایا ہے
بعد تیاری روضہ امیران مذکور نے واسطے آبادی پاک نالہ دریا سے کہدوا کر زیر پاکپٹن جسکا نام نہر
(بشارت) ہے اور مقبول خان نے شہر قبولہ بنا کیا جو پاکپٹن سے مفاصلہ پندرہ کوس پر واقعہ ہے

نقل ہے حضرت علاؤالدین صاحب کے دو فرزند تولد ہوئے اول حضرت دیوان معزالدین صاحب
دوم مخدوم حضرت علم الدین صاحب جو مزار اونکی اور اولاد ملک گجرات پیران پٹن مین ہے جو سلطان محمد
تغلق نے بصد الحاح شیخ الاسلام ولایت سند کا کر کے اوسجگہ جاگیر علاقہ پیران پٹن کا تحویل انکی کردیا تھا
اور حضرت جناب علاؤالدین صاحب بوقت انتقال خدمت سجادہ حضرت بابا صاحب کی حضرت شیخ معزالدین
صاحب کو سپرد کی نقل ہے کہ وفات حضرت علاؤالدین غرہ ماہ شوال ۲۱ ۷ سنہ ہفتصد بست و دو واقعہ ہوئی مدت
خلافت پنجاہ و چار سال ہے کشف کرامات حضرت کی بہت ہین سوم سجادہ نشین دیوان معزالدین صاحب
بن حضرت علاؤالدین بن بابا صاحب ۱۶ برس مسند پر رہے نہایت کمال صاحب حال و وجد کی تہے کہ ہر وقت
سماع مین رہتے کشف کرامات انکی بہت ہین اور سیاحی کا بہت شوق تہا کبہی اجمیر شریف اور کبہی دہلی
شریف وکبہی حرمین شریفین کو چلے جاتے اسوقت سلطان محمد تغلق نے جاگیر شش ہزار روپیہ کی واسطے
اخراجات لنگر کے مقرر کی چونکہ حضرت ہر وقت سیر کو چلے جاتے تہے بیٹے حضرت کی خواجہ دیوان محمد فضیل صاحب
جو قایم مقام باپ کے تہے خدمت آستانہ متبرکہ جد پاک کی وہ کرتے رہتے نقل ہے ایکمرتبہ حضرت دیوان معزالدین
صاحب واسطے ملاقات بہائی آپنے کے ملک گجرات مین گئے اوسجگہ قضاء الہی سے فساد سانحہ کافرونکی
برپا ہوا اس معرکہ مین حضرت نے شہادت سیزدہم ماہ محرم سال ہفتصد چہل و نہ ۷۴۹ مین پائی اور شہید
اکبر ہوئے مزار شریف ملک گجرات مین ہے اور نعش مبارک اوسجگہ سے لاکر متصل مزار والد اپنے کے دفن
ہوئی حضرت کے دو فرزند تہے اول حضرت دیوان محمد فضیل صاحب دوم حضرت مخدوم شیخ صدرالدین صاحب
چہارم صاحب سجادہ دیوان محمد فضیل صاحب جو حین حیات والد مسند پر بیٹھے صاحب کشف
کرامات علم و حلم کے تہے اور نظر کیمیا اثر ایسی تہی جو شخص مجلس حضرت مین وقت وعظ یا سماع مین داخل ہوتا
فوراً خواہش ہائے دنیاوی سے تارک ہو جاتا بوقت اخیر خدمت جانشینی مسند بابا صاحب کی سپرد
اپنے دیوان منور شاہ کے سپرد کی اور سال ہفتصد و پنجاہ و شش مین وفات پائی اور اندرون گنبد

کلان متصل والد اپنے کے مزار ہوئی بتاریخ بست ونہم رجب رحلت فرما ہوئی اور ستارہ سال مسند نشین رہے
اور حضرت کے دو فرزند تھے اول دیوان منور شاہ دوم خواجہ سعد الدین ملقب شمس الدین دریائی پنجم صاحب سجادہ
دیوان منور شاہ پنجاہ سال مسند پر رہے صاحب فضیلت و ریاضت کی تھے اور نظر انکی اکسیر اعظم تھی
بوقت رحلت خدمت جانشینی بابا صاحب فرزند اپنے دیوان شیخ نور الدین صاحب کو عطا کی
بتاریخ سیوم ماہ صفر سال ہشتصد و شش مین وصال پایا و مزار شریف متصل والد اندرون گنبد عالی
کے ہوئی۔ پانچ فرزند تھے اول حضرت دیوان نور الدین صاحب دوم حضرت دیوان بہاء الدین صاحب
سوم شیخ خوجو چہارم خواجہ محمد الدین۔ پنجم خواجہ ابراہیم۔ ششم صاحب سجادہ دیوان نور الدین صاحب
صاحب حال و قال تھے اور حق سجادہ بابا صاحب کا اٹھارہ سال کما حقہٗ ادا کیا سال ہشتصد بست و چہار ۸۲۴
بست و ہفتم ماہ رمضان المبارک انتقال کیا اور بوقت رحلت خدمت سجادہ بابا صاحب و خلافت
پیران عظام برادر خورد اپنے دیوان بہاء الدین صاحب کو سپرد کی اولاد نہ رکھتے تھے لاولد تھے مزار شریف
پائین مزار حضرت علاء الدین صاحب سطر دوم مین ہوئی ہفتم صاحب سجادہ دیوان بہاء الدین صاحب بھائی
دیوان نور الدین صاحب کے تھے صاحب علم و حلم و وجد کے تھے اٹھارہ سال حق سجادگی کا الیا ادا کیا
جیسا کہ حق ہوتا ہے۔ لحظہ و لمحہ یاد الٰہی سے غافل نہ رہتے تھے اٹھارہ سال مسند پر بیٹھکر سال ہشتصد و چہل
دو مین ہفتم رجب المرجب مین انتقال فرما ہوئے مزار شریف متصل بھائی اپنے کی ہوئی۔ ایک فرزند رکھتے
تھے حضرت دیوان یونس بوقت رحلت خرقہ خلافت و سجادگی فرزند اپنے کو عطا فرمائی ہشتم صاحب سجادہ
دیوان حضرت یونس صاحب بڑے فیاض صاحب کرامت و عظمت کے تھے چودہ سال سجادہ باپ دادا پر
جلوس فرما ہو کر سال ہشتصد و پنجاہ و شش مین ہفتدہم ربیع الاول وصال ہوا مزار شریف متصل والد کے
ہوئی گنبد مین۔ دو فرزند تھے اول دیوان احمد شاہ دوم خواجہ نعمت اللہ نہم صاحب سجادہ دیوان
احمد شاہ صاحب کشف و سخا کے تھے کہ بوقت عشا رہو کچھ حرم مین غلہ و پارچہ و نقد ضروریات

سوای ہونا اللہ تصرف کردیتے تب نماز ادا کرتے تھے بلکہ آب بھی کوزہ ہا کی سے خالی کردیتے بوقت رحلت
خدمت سجادہ بابا صاحب وخرقہ خلافت باشارت پیران عظام بسر اپنے دیوان مخدوم عطاء اللہ صاحب
کو مرحمت فرمائی بتاریخ ہشتم ذیقعد سال ہشتصد ہفتاد و ہفت مین وفات پائی مزار شریف گنبد عالی مین
والد بزرگوار کے پہلو مین ہوئی مدت خلافت بیست و دو ۲۲ سال ہے چہار فرزند تھے اول دیوان پیر عطاء اللہ
دوم خواجہ برہان الدین سوم خواجہ عزیز اللہ چہارم مخدوم بہاء الدین ہشتم صاحب سجادہ دیوان پیر عطاء اللہ
شانزدہ سال مسند پر رہے کمال زمانہ تھے اور صاحب ریاضت ہفتم جمادی الاول سال ہشتصد و نود و پنج
مین رحلت فرمائے مزار شریف سطر سوم جانب چار دیواری مزار ہائے مستورات کے ہوئی دو فرزند
اول دیوان شیخ محمد دوم مخدوم قطب الدین تھے یازدہم صاحب سجادہ دیوان شیخ محمد صاحب جو کمال ولی
زمانہ وصاحب صفائی تھے جو شخص روبرو آتا ضمیر اوسکی سے آگاہ کردیتے نقل ہے ایکدن دیوان
شیخ محمد صاحب مع حاضرین روضہ منورہ بابا صاحب کے بیٹھے تھے ایک بادشاہ ساتھ دو امیرون کے لباس قلندرانہ
پہنا ہوا آگئے بعد فراغت زیارت روضہ مبارک سے ملاقات سجادہ نشین صاحب کے حاصل کی حضرت دیوان
شیخ محمد صاحب نے طعام منگا کر پیش کیا اور ہمراہ اونکے کہانا شروع کیا اور زبان مبارک سے فرمایا سبحان اللہ
مشہور ہے کہ دو بادشاہ ولایت مین نہین سماتی اور دس فقیر ایک گلیم مین سماجاتے ہین اسوقت
بادشاہ سفر و درویشان مین حاضر ہے اور درویشان کے ساتھ کہانا کہا رہے ہے بادشاہ مذکور نے آداب
بجالا کر قدمبوسی کی اور عرض کیا کہ ہاتھ باغیان سے جلا وطن ہو کر آیا ہون اس سے امید دوسرا کوئی
واقف نہین حضور دعا فرماوین حال زار میرے پر حضرت نے فرمایا بر دبادشاہی ہندوستان تمکو اور اولاد
تمہاری کو مبارک ہو بعضے لکھتے ہین کہ حضرت نے اوسوقت کو ایک چادر پارچہ سبز بچھا کر اوپر بٹھلایا اور فرمایا
کہ یہ تخت ہندوستان کا تمکو سلامت رہیگا سلطان مذکور نے ساتھ حضرت کی شرف ارادت حاصل
کیا چند روز خدمت مین رہکر دعا دو ہوا برکت فرمان حضرت سے چند پشت سلطنت خاندان انکے رہی

نہی بوقت وصال خرقہ خلافت وخدمت درگاہ بابا صاحب پسر اپنے دیوان ابراہیم صاحب کو سپرد کی
چہارم ماہ شوال سال نہصد وہفتدہ مین وصال پایا اور گنبد کلان مین سطر سوم متصل والد اپنے کے ہوئی
سہ فرزند تھے اول حضرت دیوان ابراہیم صاحب دوم شیخ جلیل سیوم شیخ جلال دوازدہم صاحب سجادہ
دیوان ابراہیم کبرای جنکا شاہ برہم و شیخ برہم ثانی فرید لقب تہی اولیار کمال و مشائخ نامدار تھے
کہ انسے فیض مثل بابا صاحب جاری ہوا ہے صاحب علم وحلم وریاضت ومجاہدہ کے تہی کشف کرامات
وخوارق عادات انسے بہت ظہور مین آئی ہین اور خلفا حضرت کے بہت صاحب ولایت ہین اور سا
بابانک صاحب جو اقوام ہندو کا پیشوا ہوا ہے انکے ساتھ گفتگو انکے ہوئی چنانچہ بابا نانک نے کلام
حضرت کے درج اپنی پوتھی و گرنتھ ہائی مین کر رکھے ہے نقل ہے ایکدن خلیفہ حضرت دیوان شیخ برہم صاحب
کا شیخ کمال واسطے لانے ہیزم ہائی لنگر درویشان کی جنگل مین گیا اوسجگہ بابا نانک صاحب جو قوم ہنود کے
پیشوا ہین ساتھ ہمراہیان دوصورت فقیر کے ملاقات ہوئی انہون نے دریافت کیا تب شیخ کمال نے
بیان کیا کہ بندہ خدمتگذاران حضور اعلی جناب شاہ برہم صاحب جو اب مسند نشین حضرت بابا صاحب کے ہین
اور فرید ثانی لقب کہتے ہین واسطے لکڑی لینے لنگر درویشان کے آیا ہون بابا نانک اوسجگہ بیٹھ گئے اور فرمایا
شیخ کمال کو تم جا کر ہماری طرف سے حضرت کی خدمت مین ادیس یعنے سلام بولو اور کہو کہ دو تین صورت
فقیر واسطے آپکی ملاقات کے آئی ہین۔ جیسا حکم ہو کیا جاوے۔ جب شیخ کمال نے حضرت کی خدمت مین آنکر
اظہار کیا حضرت نے فرمایا وہ بھی صورت فقیر کے ہین اور محض ملاقات ہماری کے واسطے آئی ہین اوسجگہ
چلکر ملاقات کرینگے حضرت سوار ہو کر طرف غرب جسجگہ اب شہر سے بفاصلہ ایک کوس پر مقام فتح اللہ پوری او
اہل ہنود اسکو نانک سر کہتے ہین ملاقات دونون صاحبان کی ہوئی اور بیٹھ کر گفت کلام شروع کی
چنانچہ بابا نانک صاحب نے فرمایا۔ **بیت** دوہرہ جسکو شلوک کہتے ہین — پر تہیان پر تہیان وند گہیے
کسے نہ کیتے ہو۔ حضرت نے فرمایا ایکو حرف پریم کا پڑہی سو نپدت ہو پہر بابا نانک نے کہا

دوھرہ صاحب دیان دو مدان۔ کسنون پگران کسنون چھیڈان ؛؛ جواب حضرت نے فرمایا
صاحب دی دو حد ؛؛ سچ کو پکڑو کوڑ کو چھیڈ۔ کلمہ کھین تو کل پوہی بن کلمہ کل ناں۔ بابا نانک نے فرمایا
ہندو کہان تماری مسلمان بھی نان حضرت نی فرمایا۔ دوہا منتون پانی وارلی جو پایو بھگوان ؛؛
القصہ ہر دو صاحبان نے ہندی زبانمین گفتگو تلقین آمیز بہت کی تب بابا نانک صاحب نے عرض کی
ہمنے ایک کتاب تلقین کے واسطے جمع کر کے خدمت آپکی مین لایا ہون کہ کلام آپکی اور کلام بابا فرید صاحب
کی حسب الارشاد آپکے کتاب موصوف مین پہلے درج کی جاوے تو اور بھی کئی صاحبان کی کلام درج کر کے
کتاب مذکور طیار ہو جاوے حسب خواہش بابا نانک صاحب حضرت نی کتاب جمع کری ہوئی پسند فرماکر
اجازت کلام درج کرنیکی دی چنانچہ بابا نانک صاحب نے جو اہل ہنود کے پیشوا اور کمال ہوئی ہین اور کلام
اونکی مین توحید پائی جاتی ہے کتاب گرنتھ مین بہت صاحبان کی کلام درج کری ہے۔ الغرض فساد
دوئی مین ہے جب دور ہو گئی کچھ فرق نرہا اگر جو شخص صاحب ریاضت کا ہو صفائی قلب حاصل ہو
جاتی ہے اور بعد صفائی قلب کے ترقی درجہ ولایت و نبوت کا ہو جاتا ہے بدون متابعت نبوی
کمال حاصل نہین ہوتا جسکو کمال حاصل ہوا ساتھ متابعت نبوی کے ہوا۔ **نقل ہے** ایکرات کو حضرت سید ابراہیم
شاہ برہیم صاحب واسطے تہجد کے اوٹھے خادم کو پانی کے واسطے بھیجا۔ خادم نے حرم مین دیکھا ایک شخص
اجنبی کھڑا کہتا ہے یا الٰہی مین اپنے کردار کی سزا پائی اگر مجھکو بینائی حاصل ہو تو ہر کار روزی ہیسے توبہ
کر کے مسلمان ہو جاؤن وہ وزو تہا واسطے وزو کے آیا قدرت الٰہی سے نابینا ہو گیا القصہ خادم نے
یہ حال خدمت حضرت مین بیان کیا حضرت نے فرمایا اوسکو لاؤ حسب فرمان وہ لی آیا بعد وضو کی
حضرت نے پانی اوسکی آنکھ پر چھڑکا تب اوسکو بینائی حاصل ہوئی اور توبہ کر کے اوسنے اسلام اختیار کیا
اور بیعت کر کے ایک واصلان حق سے ہوا **نقل ہے** ایکدن حضرت شیخ ابراہیم صاحب حوض پر وضو
کرتے تھے اور ایک طالب علم بھی حضور کے پاس کھڑا تھا جب حضرت نے مسح سر کا کیا اُس عالم نے کہا

حضرت سنت ادا نہین ہوئی تمام سر کا مسح کرو حضرت نے ہاتھ مبارک سے سر کو اتار کر پانی مین غوطہ دیا
اور پھر تن پر رکھ دیا جیسا تہا ویسا ہی ہو گیا تب حضرت نے فرمایا ای بھائی منعلم اب سنت ادا ہو گئی ہے
عالم مذکور حیران ہو کر سر قدم پر رکھا اور مرید ہوا **نقل ہے** ملازمان شاہی واسطے لینے معاملہ زمین کے
اکثر رعایا پر زجر کرتے اور معاملہ نشیگر وغیرہ کا دو چندان تہا علاوہ اسپ مادہ ہائی جسکی بچہ پر دیتے
وہ بھی پکڑ لیتے ایکدن حضرت نے رعایا پر ظلم و ستم کمال ہوتا دیکھا زبان مبارک سے فرمایا جلد
پاکپٹن مین ہے تین چیز نفع نہ دیگی دوسری زراعت سے انشاءاللہ العزیز نفع ہوگا کہ پیدائش ان چیزہای
سے مردمان کو تکلیف ہوتی ہے فرمان حضرت سے تا حال بھیڑ یا ئے کوئی نہین بیچتا اور نہ نفع
دیتی ہین اسپ مادہ اگر حاملہ ہو تو شہر سے باہر سوائی جاتی ہے ورنہ نقصان ہوتا ہے **نقل ہے**
ایک سوداگر ہدیہ حضرت کی خدمت مین لایا بعد چند روز کے اسکو اوسنے طلب کری کہ وہ ہدیہ میرا واپس کردو
یا کوئی کرامت دکھلاؤ حضرت شاہ برہم صاحب ہرچند اوسکو منع کیا کہ اس خیال فاسد سے باز آؤ نہین
تو پشیمان ہوگا وہ باز نہ آیا آخر ایکدن حضرت نے جلالمین آکر کہا اسکو کرامت باورچیخانہ مین دکھلاؤن
اہی کرامت کا حرف ثابت زبان مبارک سی باہر نہین آیا تہا کہ تمام بدن سوداگر مذکور کو آگ لگ گئی
اور خاکستر ہو گیا۔ نعوذ باللہ منہا غضب اولیاء اللہ غضب الٰہی ہوتا ہے۔ **نقلہائے** کشف کرامات
حضرت بہت ہین اور خلفا بھی بیحد ہین۔ بوقت رحلت خرقہ خلافت و خدمت آستانہ متبرکہ بابا صاحب
پسر اپنے دیوان تاج الدین محمود صاحب کو سپرد کیا اور سال ہفصد و پنجاہ و نہ بست و یکم تاریخ
ماہ رجب مین رحلت پایا مزار شریف متصل والد اپنے کے اندرون گنبد کلان کی ہوئی دو فرزند تہے
اول دیوان تاج الدین محمود دوم شیخ منور شاہ شہید۔ سیر دہم صاحب سجادہ حضرت مخدوم مولانا
دیوان تاج الدین محمود قدس سرہٗ بڑے صاحب کمال و اولیاء زمانہ تہے اور بہت خلفا نامدار حضرت کے
تہے اور کشف کرامات بہی بہت کتابون مین درج ہین اور اولاد بہی ادنکی بہت ہوئی چنانچہ اب پاکپٹن مین

مدت خلافت شیخ [illegible] دو سال ہے

اولاد انکی بہت ہے تفصیل آگے آویگی اور مسند حضرت بابا صاحب کی ہنوز اب تک اولاد دیوان تاج الدین
صاحب مین چلی آئی ہے۔ چنانچہ پندرہ فرزند تھے۔ اول حضرت دیوان فیض اللہ صاحب سجادہ دوم
حضرت فتح اللہ نوری صاحب۔ سوم حضرت غضنفر علی صاحب چہارم حضرت خواجہ احمد قتال صاحب پنجم
حضرت شاہ امان اللہ صاحب ششم شیخ عبدالواحد صاحب ہفتم حضرت محمد مکی صاحب ہشتم حضرت
عبداللہ شاہ صاحب نہم حضرت شیخ حسن محمد صاحب دہم حضرت شاہ کرم اللہ صاحب یازدہم حضرت
برخوردار صاحب دوازدہم حضرت فرید محمد عرف کالا الدین صاحب سیزدہم حضرت برہان الدین صاحب
چہاردہم حضرت محمد حسین صاحب پانزدہم حضرت خواجہ علیم الدین صاحب نقل ہے حضرت دیوان
تاج الدین صاحب آخیر عمر بیٹے اپنے دیوان فیض اللہ صاحب کو بارشاد بزرگان حین حیات مین
مسند بابا صاحب پر بٹھلا دیا تھا اور آپ زیارت حرمین شریفین و مرقدہائے بزرگان اپنے کو چلے گئے پھر جب
واپس آئے عبادت الٰہی و ارشاد مخلوق مین مصروف رہے نقل ہے حضرت دیوان تاج الدین صاحب نے
کل جایداد منقولہ وغیر منقولہ سوائے جاگیر روضہ متبرکہ تمام فرزندان کو تقسیم کردی اور جاگیر روضہ متبرکہ کی
بنام سجادہ نشین اور خرچ لنگر و رسومات عرس بہی ذمہ اونکے مقرر ہوا اور یہ وصیت اوسمین مرقوم کی
کہ اگر برادری مین سے کیسیکے دختر کی شادی اور نکاح ہو تو سجادہ نشین مبلغ سو روپیہ نقد و یازدہ عدد
برتن و ہفت پارچات تیور اور اگر فرزند کی شادی ہو تو سو روپیہ سجادہ نشین گرہ سے اوسکو دیوے اور اگر
کوئی برادری سے شخص تنگ حال ہو جاوے تو اوسکی رفاقت کرنے سجادہ نشین پر واجب ہے
یہ وصیت نامہ بثبت مواہیر تمام برادری مرقوم کرادیا کہ کوئی صورت فساد کی اولاد ہماری بیچ نہ ہو
کیونکہ جسجگہ آمد و خرچ کے تقسیم ہوتی ہے ضرور فساد پیدا ہوتا ہے اسواسطے آمد خرچ دربار جاگیر بنام
سجادہ نشین صاحب کی ہے ورنہ پہلی تمام برادری مین تقسیم کرتے تھے یہ وصیت تمام فرزندان و برادران
نے قبول کی چنانچہ اب تک بدستور اسیطرح ہے اور کوئی تنازعہ کسے کا سانھ کسیکے نہین اور سجادہ نشین

ہی خدمت تواضع بدستور کرتے چلی آئے ہین چنانچہ کوئی رسم رسوم میلہ ہائی وغیرہ بدون اجتماع مردم
برادری ہائے کے نہین کرتے پہلے سب صاحبزادگان کو طلب فرماکر پہر رسومات کرتے ہین اور تمام
لوگ سجادہ نشین کو بجائے باباصاحب تصور کرتے ہین **نقل ہی** جواہر سے اکبر بادشاہ جب اکابر دین
ہائی ملکین کے ہر جگہ امتحان کرتا ہوا پاکپٹن مین آیا اور واسطے الزام دینے حضرت کے ایک حیلہ اوٹہایا
کہ ایک خدمتگار اپنے کو بصورت میت بنا کر تکفین کیا اور کہا جب ہم سجادہ نشین کو امام بنا کر جنازہ
پر کھڑا کرین بعد شروع دعا کے تم اوٹھ کر بہاگ جانا بعد وقوع اس حرکت کے ہم اونکو ملزم کرینگے کہ تم
اگر صاحب کشف ہوتے تو زندہ پر جنازہ کیون کرتے القصہ بادشاہ نے حضرت دیوان تاج الدین صاحب
بلا کر فرمایا اسکا جنازہ پڑہو حضرت نے فرمایا اگر شہر مین ہوتا ہم پڑہتے یہہ حق قاضی ہو امام فوج لشکر کا ہے
بادشاہ نے عرض کی کہ پانی ہوتے تیمم روا نہین آپ جیسے بزرگ کی امامت سے اس مردہ کی مغفرت
ہوگی۔ بعد تقاضائے بادشاہ کے لاچار حضرت شہنشاہ دیوان تاج الدین صاحب پیش جنازہ خدمتگار
اہل سیدہ کے کھڑی ہوئی جب صف آراستہ ہوئی حضرت نے بادشاہ سے تین مرتبہ اجازت واسطے
پڑہنے جنازہ کے طلب کی بادشاہ نے اذن دیا تب حضرت نے تکبیر افتتاح نماز جنازہ کی شروع کی
اور جنازہ پڑہا وہ زندہ مردہ ہوکر عالم بقا مین رخصت ہوا بعد جنازہ کے حضرت نے فرمایا ای بادشاہ
جسوقت مجہے تمنے جنازہ پر کہڑا کیا امر الٰہی سے فرشتہ ملک الموت اسکے سرہانے پر آگیا تہا اسیواسطے
تمسے اذن طلب کیا تہا اگر تم اس خیال ناقص اپنے سے باز آتے تو وہ مردہ زندگی اپنی سے مایوس
نہوتا لیکن قضا اوسکے سر پر وارد ہوگئے تہی۔ بعد اذن تمہارے فرشتہ نے جان اوسکے قبض کر لی
پہر دو مرتبہ واسطے استیذان کے اذن طلب کیا تہا نہین جو ہونا تہا پہلے ہی ہوچکا بادشاہ
شرمسار ہوکر ضیافت حضرت کے واسطے عرض کی لاچار حضرت نے قبول فرمایا **نقل ہے** جب طعام
طیار کراکر پیش حضرت و درویشان ہمراہ کے رکہا ایک خوان ہو سرپوش اوسمین گربہ پختہ کی ہوئی

آگے حضرت کے رکھی حضرت نے سرپوش خوان سے اوتار کر فرمایا اگر بہ حکم الٰہی ہے اوٹھ اور چلی جا۔ امر الٰہی اور فرمان اُس قطب زمان سے گربہ زندہ ہو کر روانہ ہوئی حدیث شریف میں اِتَّقُوا مِنْ فِرَاسَةِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ پرہیز کرو فراستِ مومن سے جو وہ دیکھتا ہے ساتھ نور اللہ تعالے جو پوشیدہ سینہ اور دل کا حال ہے تمہارا اَلصُّوفِیُّ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ کا الخبر یہ درجہ ہے۔ جو کوئی فنا فی اللہ ہوا وہ اس درجہ کو پہونچتا ہے پس زندہ کرنا اور مارنا آگے اوسکے آسان ہے القصہ بعد اوسکے بادشاہ ومعہ بیگم کو ارادت ساتھ عقیدہ کے حاصل ہوئی تا چہل روز تک لشکر سلطان کا پاکپٹن مین قیام پذیر ہوا جسجگہ اب ٹبہ اکبر پور شہر سے غرب کیطرف مشہور ہے ذکو سلطان معہ بیگم لشکر مین اور راتکو درگاہ باباصاحب پر عبادت الٰہی مین مشغول رہتے اور آرزوئی واسطے اولاد نرینہ کے جو میوہ حیات دنیا کا ہے کرتے چنانچہ بعد چہل روز کے حضرت تاج الدین صاحب نے بارشاد جد خود فرمایا خدمت برادرم شیخ سلیم صاحب جو قطب الہند فتح پور سیکری مین ہین جاؤ اوسجگہ مراد تمہاری اللہ تعالی حاصل کریگا حسب الارشاد اونہون نے ویسا کیا اور جہانگیر فتحپور سیکری خدمت مین حضرت شیخ سلیم صاحب مین پیدا ہوا جو وہ رنگ محل اتناک اوسجگہ کٹھری مین چہاردہم صاحب سجادہ دیوان فیض اللہ صاحب جو زندگی مین دیوان تاج الدین صاحب نے خرقہ خلافت ودستار عطا کردی تہی دو سال مسند پر رہے حین حیات والدین رحلت وصال ہوا اور مزار شریف اندرون گنبد کلان متصل جد اپنے کے ہوئی وصال بیست وپنجم ماہ ذوالحجہ ۱۱۸۰ھ تین فرزند تہے اول دیوان ابراہیم صغرا صاحب۔ دوم خواجہ عارف سوم شیخ جیجو بعد وفات دیوان فیض کے دیوان ابراہیم صاحب کو حضرت تاج الدین صاحب نے خرقہ خلافت ودستار عطا کی اور آپ خلوتنشین رہے اور ۲۲ سنہ ۱۲ھ مین رحلت فرما دار فنا سے دار بقا کو حضرت تاج الدین صاحب ہوئی بتاریخ ۱۰ ماہ صفر و مزار شریف حضرت جناب شاہ تاج الدین صاحب سامنے گنبد کلان طرف جنوب حجرہ کے ہوئے حوض و آستانہ متبرکہ باباصاحب مین واقعہ ہوئی۔ پانزدہم دیوان صاحب سجادہ

نامعلوم مصنف | ریختہ

دیوان ابراہیم صاحب پسر خلیفہ دیوان فیض اللہ کے ہین نجابت بزرگ زمانہ اور اولیا کمال تھے اور حق
سجادگی کا کماحقہ ادا کیا بوقت اخیر خرقہ خلافت فرزند اپنے دیوان شیخ محمد صاحب کو عطا کیا اور
بتاریخ ۱۰ محرم سنہ ۱۳۱ھ مین وصال پایا اور مزار متصل دیوان تاج الدین صاحب کے ہوئی پنج پسر ہوئی و
اول دیوان شیخ محمد صاحب دوم خواجہ الٰہ بخش سیوم شیخ غلام محمد چہارم خواجہ محمد پنجم جان محمد مدت
خلافت بعضے ہشت سال و بعضے نو سال یازدہ بھی مرقوم کرتے ہین واللہ اعلم شانزدہم صاحب سجادہ
دیوان شیخ محمد صاحب علم و حلم و تقویٰ کے تھے اور کتاب جواہر فریدی و مخزن چشت انہون نے جمع کرا دی تھی و
اولیا کمال تھے پنجاہ و دو سال مسند پر رہے بتاریخ پنجم صفر سال ۱۱۸۳ھ مین انتقال ہوا مزار
شریف متصل والد کے ہوئی ایک فرزند حضرت دیوان محمد اشرف صاحب تھے بوقت اخیر خرقہ خلافت
و مسند فرزند کو عطا کیا۔ ذکر بیان ہفتدہم صاحب سجادہ دیوان محمد اشرف صاحب جو کمال زمانہ تھی
خرقہ خلافت و دستار والد اپنے سے حاصل ہوئی نقل ہے زمانہ محمد شاہ مین حضرت دیوان محمد اشرف شاہ
دہلی تشریف لیگئے اوسجگہ ملاقات بادشاہ کے ساتھ نہ کری چونکہ بادشاہ ساتھ بزرگونکے چندان اعتقاد
نرکھتا تھا اور عیش و عشرت دنیاوی مین بہت گرفتار تھا اور اکثر حال حضرت سماع بہت سنتی تھی حجت سماع
کی لوہا کر حضرتکو گرفتار کیا اور برج گلبر پر چڑھا کر لوڑی پیچھے سے کھینچ لی چند روز حضرت اوسجگہ رہے
اکثر حال بہت لوگنے اوسجگہ سماع کی آواز پائی اور بادشاہ کے پاس بھی اظہار کیا لیکن اوسکو
عقیدہ حاصل نہوا اور حضرت کو جب ضرورت وضو یا غسل کی ہوتی قدرت الٰہی سے برج برابر زمین کے
ہوجاتا اور نزدیک ایک کنوا تھا اوسکی گاری پر پارچہ لباس رکھ دیتے وہ چلنے لگتا بعد وضو و غسل کے
پارچہ اوٹھا لیتے اور برج پہ بیٹھ رہتے برج مذکور پھر بدستور سابق بلند ہوجاتا ایکرات حضرت بدستور
وضو غسل کیا اور پارچہ مذکور یا وہ رہا اپنے مکان پر جاکر تہجد و ظائف مین مشغول ہوئی صبح ہوئی
حمام خاص نے دیکھا کنوا خود بخود چلتا ہے یہ خبر تمام دہلی مین منتشر ہوکر بادشاہ تک پہنچے جب

Scanned with CamScanner

بادشاہ نے بمعہ امراء خود اوسکو کبھوہا چلتا دیکھا حیران ہوا جب وہ پارچہ لباس معلوم کیا تو سب نے کہا یہہ لباس
حضرت سجادہ نشین صاحب کا ہے برکت اوسکی سے یہہ کرامت صادر ہے جب وہ لباس اوٹھایا تو کبھوہا
چلنے سے بند ہوا اسوقت بادشاہ بمعہ امرا خدمت مین آنکر قدمبوس ہوا اور خطا معافی کیواسطے عرض کی
اور بہت نقد و پارچہ لئے وسوار ہاتھی کے خدمت مین پیش کی حضرت نے اوسکا کچھہ قبول نفرمایا کہتے ہین
راجہ حسب جگر الوان الہ رائے الیاس خان جو مرید صادق الاعتقاد حضرت کا تہا اونکی نذر و نیاز و سواری
منظور فرماکر روانہ ہوئے نقل ہے نوالصاحب مکان رانیا نوالہ بہی دہلی مین مرید حضرت کے تہے
اونہون نے بعد الحاح عرض کی کہ حضور تشریف فرما رانیا کیطرف ہون تو قدم رنجہ غریب خانہ مین بھی
فرماوین حسب الالتماس اوسکے حضرت رانیان مین آگئے نوالصاحب نے ضیافت و خدمات بسیار کی
بعدہ عرض کی کہ دختر بندہ کی واسطے خدمت حضور کے منظور ہو تو عین سعادت میری ہے حضرت نے
قبول فرمایا چنانچہ اوسی جگہہ ساتھ دختر نواب صاحب کے عقد نکاح و شادی ہوئی اور اسی زمانہ سے رشتہ ناتہ
دختران نواب لمے رانیان کا ساتھ اولاد بابا صاحب کے شروع ہوا اور ابتک رشتہ داری چلی آتی ہے
القصہ حضرت چند مدت اوسجگہہ قیام پذیر ہوکر پہر روانہ پاکپٹن شریف کو معہ اہلخانہ کے ہوئے جب مکان
پیر خالص صاحب جو کمال زمانہ و مریدان حضرت جناب شاہ علاوالدین موجد بابا صاحب ہین پہونچے
اوسجگہہ حضرت کے گہر مین لڑکا پیدا ہوا بعد تین دن کے انتقال ہوا مزار شریف موجود او فقیر رہتے ہین
وہ مکان ابتک بنام پیر گہر مشہور ہے بسبب مزار ہونے صاحبزادہ صاحب کی نقل ہے حضرت دیوان
محمد اشرف صاحب کے ایک دختر تہی او اولاد نرینہ نر کہتے تہے اس صاحبزادی کی شادی نکاح ساتھ
محمد سعید جو ہمشیرہ زاد حضرت دیوان محمد اشرف کے تہے کردی اور خرقہ خلافت و دستار مسند بہی بوقت
اخیر دیوان محمد سعید صاحب کو ولیعہد اپنا کر کے عطا فرمائی بتاریخ پنجم ذیقعدہ سنہ ۱۱۲۲ھ مین حضرت دیوان
محمد اشرف صاحب نے انتقال فرمایا مزار جانب غرب گنبد کلان سے متصل مسجد سنگین قدیم کے ہوئی

نقل ہے دربیان اسامی ہائی اولاد باقی دیوان ابراہیم صاحب بن دیوان فیض اللہ بن دیوان
تاج الدین صاحب۔ شیخ غلام قادر بن پیر مہر علی بن پیر قمر الدین بن پیر غلام محی الدین بن
شیخ عطاء اللہ بن خواجہ محمد بن دیوان ابراہیم صاحب پشتیر مسطور۔ و حال غلام قادر مسطور موضع
کہائی ضلع فیروزپور میں ساکن ہے۔ ولی محمد و غلام محمد بن پیر شرف الدین و فتح محمد بن پیر شمس الدین
شرف الدین و شمس الدین و جمال الدین بن شیخ محمود۔ شیخ محمود و شیخ خیر الدین بن شیخ تاج محمود
بن پیر غلام فرید بن شیخ اعظم بن شاہ لطف اللہ بن خواجہ محمد بن دیوان ابراہیم مسطور پشتیر معلوم
ورلدو بن شیخ خیر الدین یہ تمام موضع جمالپور تہلی متصل پاکپٹن میں ساکن ہیں۔ پیر اللہ جوایا و
نظام الدین و لوہا الدین و روشن الدین بن شیخ الٰہی بخش بن پیر احمد یار بن شیخ غلام فرید مسطور
فتح محمد و شیر محمد و علی محمد بن شیخ اللہ جوایا یہ تمام موضع اروڑپورہ علاقہ پچھن آباد میں ساکن ہیں
یہ وہری فیض اللہ دیوان کا بیان ہو چکا اور وہری سلسلہ کو بولتے ہیں اور اب اولاد باباصاحب
میں چودہ وہری کہے شمار سے نامزد ہیں جو دیوان تاج الدین صاحب کی بیٹے چودہ کی اولاد سے
اور بعضے جو پہلے سجادہ نشین گذری ہیں چودہ وہری مقرر ہوئی جو بعضے کی اولاد قایم اور بعضے
و نہیں لاولد ہیں اور بعضے پیرو سجان میں ساکن ہیں۔ ہشتدہم صاحب سجادہ دیوان محمد سعید
صاحب بن شیخ محمد فضیل بن محمد صالح شاہ بن خواجہ عبد الواحد بن حضرت دیوان تاج الدین
صاحب مسطور جو ششم بیٹے دیوان تاج الدین صاحب کے تھے۔ بعد دیوان محمد اشرف صاحب سجادہ
نشین ہوئے بتاریخ غرہ ماہ شوال [illegible]ھ میں وصال ہوا مزار شریف متصل دیوان محمد اشرف صاحب
کے ہوئی دو فرزند تھے اول دیوان محمد یوسف صاحب سجادہ دوم دیوان محمد سبحان صاحب سجادہ
بوقت اخیر خرقہ خلافت و دستار فرزند کلان دیوان محمد یوسف کو عطا کی۔ نوزدہم صاحب سجادہ
دیوان محمد یوسف صاحب بعد والد کے مسند پر اجلاس فرما کر ہنیدہ سال حق سجادگی کا کما حقہ

اداکیا اور بتاریخ دہم جمادی الاخر ۱۱۶۰ھ مین وصال ہوا۔ بعد وصال کے مزار پائین مزار والد
اپنے کی ہوئی اولاد دختری تھی نرینہ نہ تھی بوقت اخیر خرقہ خلافت و دستار برادر خورد اپنے دیوان
عبدالسبحان کو عطا کیا مہتمم صاحب سجادہ دیوان عبدالسبحان مشہور دیوان شہید ہے پندرہ سال
سند پر رہے لیکن قبل سجادگی رکنے سے شاہان دہلی کی طرف سے جو تمام شاہان دہلی اکثر مرید
معتقد خاندان چشتیہ کے تھے جاگیر معافی اسی ہزار روپیہ کی تھی بنام اولاد بابا صاحب اور علاوہ لواحقان
جناب فریدیہ کو بھی درجہ بدرجہ معافی مقرر تھی خادمان و قوالان ہر ایک وظیفہ خوار تھی جو جاگیر لنگر کے
تھی بنام روضہ مقدسہ اوسمین مسافر پروری و خرچ لنگر عرس ہائے کا ہوتا اور بیشتر تمام سجادہ نشینان
باوجود ہشتاد ہزار روپیہ کے جاگیر کے طریقہ درویشانہ رکھتے تھے اور تمام تصدق راہ خدا تعالی مین
صرف کر دیتے اور یہی جاگیر سجادگی دیوان معزالدین صاحب کے زمانہ سے مقرر ہوئی جو سلطان محمد
تغلق بادشاہ دہلی مرید حضرت شاہ علاؤالدین موجد دریا صاحب نے اول جاگیر مقرر کی پہلے کسی نے
نہین قبول کیا القصہ جب زمانہ دیوان عبدالسبحان صاحب کے سجادگی کا ہوا اور سلطنت دہلی نے
قضاء الہی سے وبال پایا تب اس زمانہ مین جابجا سردار پیدا ہو گئے تھے اور جس حصہ ملک کی قبضہ
مین آگیا او سپردہ قابض ہو گیا اور حضرت دیوان عبدالسبحان صاحب بھی بڑے صاحب اقبال و جاہ جلال
ہوئے کہ بہت فوج و بندوق و توپ و رسالہ جمع کر کے تمام ملک کو تہ تیغ کر کے قبضہ اپنے مین کر لیا چنانچہ
چنانچہ بہاولنگر کو بہی ملک آنرو آب ستلج فتح کر کے اپنے طرف سے دیا جو نوشتہ ہائی و کاغذات
قدیمہ سے معلوم ہوتا ہے جو تا زمانہ دیوان شرف الدین صاحب موضع ہائی آنرو آب سے حصہ مقرر رہتا
اس زمانہ مین یہہ قوم داؤد پوتی چندان قوت نہ رکھتے تھے اور غیر ملک سے تھے اسواسطے اس ملک
کے لوگ انکو قرار لینے نہ دیتے اس قوم کو محض رفاقت و اقبال حضرت دیوان عبدالسبحان صاحب سے
ریاست و حکومت حاصل اس ملک کی ہوئی مرید اور پابند شرع اس خاندان کی چلی آئی ہین نقل ہے

کر دیوان صاحب نے بہت کفار کو تہ تیغ کر کے مقابلہ جنگ ساتھ راجہ بیکانیر کیا اس عرصہ مین اوسکو مار کر
ملک فتح کیا راجہ کے وقت لڑکا خورد سالہ راجہ کو بائی اوسکی ساتھ لیکر خدمت دیوان صاحب مین پہونچی
اور عرض کیا جو ہماری گذر اوقات و لڑکے خورد سالہ کی نان نفقہ کیواسطے حضور کچھ عطا فرماوین
حضرت نے حال اس لڑکے پر رحم فرما کر نواحی بیکانیر پھر اوسکو عطا کی اور تا ہونے جوان اوسکی تک
خبرگیر ملک کے آپ رہے۔ ایسے صاحب اقبال و نصیب تھی جو کوئی سردار انکے ساتھ مقابلہ نہین کر سکتا تھا
اور ریاست انکی مین تمام سردار حلقہ بگوش تھے اور دس دس روپیہ روز کی وظیفہ خوار ملازم انکے تھے
روایات احوال جنگ و مقابلہ ہائے و تہور حضرت کے بہت ہین طوالت کے باعث درقوم نہین۔ القصہ
پندرہ سال بڑی جاہ جلال سے سرداری کری اور ریاست ملک کی قایم کی اور شہر پناہ پاکپٹن بھی از سرنو
تعمیر کرا کر ہر دروازہ شہر پر ایک رسالہ و ایک پرتل و توپ ہائی مقرر کی اور رعایا و لشکر کو بہت پرورش
حاصل ہوئے بعد اوسکے شہید اکبر ہوئے قصہ شہادت کا یون ہے نقل ہے کہ افغانان قصور
و سیدان حجرہ والہ شاہدین و صدرالدین شاہ نوکر رسالہ مین رسالہ مین تھے اور رسالہ اون کا دروازہ
جسکو شہیدی کہتے ہین مین رہتا تھا کسی باعث سے درمیان افغانان و سیدان مذکور عداوت
پیدا ہوئی افغان مستعد مارنے سیدونکے ہوئی بوقت شب سید مذکور ڈیوڑھی و دولتخانہ دیوان صاحب
پر آنکر استغاثہ کیا اسوقت دیوان صاحب نماز و وظائف سے فارغ ہو کر لباس شب خیزی کر کے
مستعد کہانا کہانیکو ہوئی چنانچہ ہاتھ دہو کر ایک ہی نوالہ طعام کا رکاب سے اوٹھایا تھا جو کنیزک نے
اطلاع دی کہ شاہدین و صدرالدین نے عرض کیا ہے جو للہ ہمارا عرض سنو تب دیوان صاحب
نے وہ نوالہ رکاب مین رکھدیا اور اسی شب خیزی کے لباس مین دروازہ دولتخانہ پر آگئے۔ تب صدرالدین
و شاہدین نے عرض کیا اللہ جلشانہ و رسول صلے اللہ علیہ وسلم و اہامین کے واسطے مقام دیپالپور مین
مین پہونچا دو نہین ہم ماری جاوینگے۔ ہرچند دیوان صاحب نے اونکو تسلی دی لیکن وہ دونو

واسطے بیان کرتے رہے آخر دیوان صاحب نے اصطبل سے تین گھوڑی منگوا کر ایک پر آپ سوار ہوئے
اور دوسرے گھوڑیوں پر اونکو سوار کرا کر پہلے گھوڑی اونکے روانہ کئے اور آپ پیچھے ہوئے جب نزدیک
دروازہ جسکو شہیدی کہتے ہیں پہونچے امر الہی سے گھوڑا دیوان صاحب کا پہلی ہو گیا اور سب پیچھے
اور خبردار نے افغانوں کو خبر دی جو سید پہلے ہیں اور حضرت دیوان صاحب پیچھے۔ جب دیوان صاحب
جس جگہ اب کنارہ یعنے خنگا جولی و مسجد بنی ہوئی ہے پہنچے امر الہی سے افغانان و ہمراہی اونکے
ہانگیر تھے بندوق سر کرکے چلائی دیوان صاحب کو شہادت حاصل ہوئی تمام لشکر و فوج شہر میں زلزلہ
اور غدر پیدا ہو گیا اس غدر میں فرصت سمجھکر سید مذکور واپس ہو کر دروازہ الو پر لگئے اور اس دروازہ
پر رسالہ بلوچوں کا رہتا تھا اونکو کہا کہ سرکار دیوان صاحب نے پروانہ بنام حاکم دیپالپور ہمکو ضروری دیا ہے
دروازہ کہولدو چنانچہ اونہوں نے دروازہ کہولدیا اور سید مذکور اخراج کرکے روانہ دیپالپور کو ہوتے
جب رات تھے اور میدان میں جاتی آواز تین گھوڑوں کی پاؤنکی اونہے جب دیپالپور کے نزدیک سید
مذکور پہونچے تو آواز ہوئی ای شاہ دین و صدر الدین اب تم غریب سے پہونچ گئے تب سید مذکور
کہڑے ہو کر پوچہا آپ کون ہیں تو آواز ہوئی ای شاہ دین و صدر الدین میں عبد السبحان ہوں جو وقت
گہوڑی ظاہر لیسے ہم گری اوسوقت گہوڑا بہشتی مع پوشاک نوری ہمکو عطا ہو گیا اور اوسپر سوار ہو کر
ساتھ تمہارے وعدہ وفا کیا مزار شریف اونکی متصل دیوان محمد یوسف صاحب کے ہوئی اولاد دختر
تھی نرینہ اولاد نہ تھی بلکہ وہ بہی انکے سے کوئی نہیں رہا اور دختر دیوان محمد یوسف صاحب کی عقد نکاح
دیوان غلام رسول صاحب میں ہوئی اور اسی ذریعہ سے خرقہ خلافت و دستار دیوان غلام رسول
صاحب کو حاصل ہوئے اور دونو دختران دیوان عبد السبحان صاحب عقد نکاح فرزندان دیوان
غلام رسول صاحب میں ہوئیں اکیسویں صاحب سجادہ حضرت دیوان غلام رسول صاحب جو بندہ زین بیٹے
دیوان تاج الدین صاحب سطور کے اولاد میں تھے سو دیوان غلام رسول صاحب دبیر خدا بخش صاحب

بن حضرت شیخ جیوا صاحب بن شیخ گہنا بن مخدوم رکن الدین مسطور و شیخ ابو الفتح بن خواجہ علیم الدین
مذکور فتح علیشاہ بن شیخ موسے بن شیخ ابو الفتح مذکور و مزار شریف فتح علیشاہ قصبہ نور محل مین زیارت
گاہ خلق اللہ ہے اور بڑے صاحب کمال ہین رکن الدین بن حضرت خواجہ علیم الدین بن حضرت
دیوان تاج الدین صاحب نقل ہے والد بزرگوار بندہ کاتب الحروف حضرت پیر تاج محمود مرحوم مغفور سے
جو نواسہ دیوان غلام رسول صاحب کے تہے آٹھ روز پہلے دیوان عبد السبحان صاحب کے شہادت سے
نانا صاحب ہمارے کو ارشاد دستار سجادگی کا حضرت جناب بابا صاحب کے روح پر فتوح سے دروازہ
بہشتی روضہ منورہ پر ہوگیا تہا والد کاتب الحروف فرماتے تہے جو سلطنت و ریاست دیوان عبد السبحان
صاحب نے پیدا کی وہ نصیب نانا صاحب ہمارے کے ہوئی اور سرداری حضرت کی مین رعایا و لشکر و قبایل
کو ایسا آرام تہا جو باشندہ شہر گرد و نواح لپنے اپنے گہر مین عیش و عشرت و فراغ دلی کے ساتھ گذر
اوقات کرتے تہے کسیطرحکا رنج کسیکو حاصل نہ تہا نقل ہے والد بزرگوار کاتب الحروف کی زبان مبارک سے
جو قبایل پرور ایسے تہے جبتک تمام آل اولاد کی خورد کلان دولتخانہ مین بوقت کہانا کہانیکے
جمع نہوتے تو کہانا نہ کہاتے اور پہلے کہانا کہانیسے تمام صاحبزادگان قبایل کے خانہا کو کہانا پہونچا
دیتے تب کہانا کہاتے نقل ہے زبان مبارک والد بزرگوار فقیر کاتب الحروف سے کہ ایکروز ہم نانا صاحب
کے ساتھ کہانا کہانے کو شروع ہوئی نانا صاحب جب رکابی سے نوالہ اوٹہانے لگے حسب دستور
دریافت کیا کہ تمام برادری کے گہر مین کہانا پہونچگیا ہے نانی صاحب نے عرض کیا کہ اور تمام کے گہر مین
کہانا پہونچ گیا لیکن پیر عباد اللہ کے گھر مین نہین پہونچا اوسیوقت نانا صاحب نے وہ نوالہ رکابی
مین رکھ دیا اور اپنے ہاتھ مبارک سے کہانا خوان مین رکھکر خدمتگار کے حوالہ کرکے اونکے گہر مین
بہیجا اور زبان فیض ترجمان سے یہ فرمایا کہ یہہ ریاست و حکومت طفیل خدمت برادری کی اللہ تعالی نے
مجھکو عطا کری ہے اور اس آیت کی تشریح فرمائی کہ تفسیر حسینی مین مسطور ہے ایک اصحاب

صاحب مال خدمت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مین عرض پرداز ہوا کہ راہ خدا تعالی
مین خیرات اپنے مال سے کسطرح کرون تب صاحب لولاک کو خدا پاک نے حکم نازل کیا آیت سیقول
بالوالدین احسانا و ذی القربے والیتامی والمساکین وابن السبیل الی اخرہ آیت
اگر توفیق کیکو خدا تعالی عطا کرے تو حتے المقدور پہلے ماں باپ کی تواضع کرے اور بعد اوسکے قبایل کے کرنے
واجب ہے اور بعد اوسکے یتیم و مساکین و مسافر و فقرا کے جب قبایل کے مردم تنگ حال ہون تو خیرات بہت
اسکی منظور نہین چاہے کتنا خرچ کرے اسراف مین داخل ہے کیونکہ مطابق حکم الہی کے کام کرنا درست
ہے تا آنکہ خدمتگار رہ کر تشریح ان مسایل کے بیان فرماتے رہے تب خدمتگار نے اگر اظہار کیا کہ کہانا
حضور کا لیکر بہیجا ہوا اونہون نے تمام عیال اطفال اپنے مین خرچ کر لیا ہے اوسوقت حضرت نانا صاحب
شکریہ ذات باریتعالی کا ادا کر کے کہانا کہانیکو شروع ہوئے ایسے قبایل پرور تہے نقل ہے زبان مبارک
والد کاتب الحروف سے کہ بعد شہادت دیوان عبد السبحان صاحب بعضے مردم برادری اولاد دیوان
فیض اللہ صاحب کے وہری سے فساد کیا چونکہ سلطنت دہلی نے زوال پایا تہا حاکمان شاہان ولایت کے
پاس تنازعہ برپا کیا بلکہ حضرت نانا صاحب کو قلعہ رہتاس مین چند عرصہ تک زیر حراست کرا دیا تہا
اوسوقت ایک خدمتگار بنام آدہا حضور کی خدمت مین حاضر ہو کر گداگری کر کے واسطے افطار کے
لاتا اور حضرت اوسمین سے افطار فرماتے چونکہ دیوان غلام رسول صاحب کی وہری سے اور کوئے
قریبی رشتہ دار نہ تہا اور والد کاتب الحروف کی دادا صاحب چار بہائی تہے - پیر غلام فرید - و پیر محمد چراغ
و روشن شاہ و پیر محمد پناہ اور رشتہ مین بہی دیوان غلام رسول صاحب کے ماموں کے بیٹے بہائی تہے اور والد
کاتب الحروف کے دادا صاحب حقیقی پیر غلام فرید مسطور کے گہر مین ہمشیرہ صاحبہ حقیقی دیوان غلام رسول صاحب
کی تہے یہہ چارون بہائی خدمت مین ہمراہ تہے لیکن بوقت روانگی راستہ مین سے ان چارونکو واسطے
حفاظت اہل و عیال و انتظام امورات خانگی کے واپس روانہ کیا جب اوسجگہہ بعد تنازعہ کے حضرت

نظر بند کئے گئے وبدون خدمتگار آنمذکور کے اور کوئی خدمت مین موجود نرہا تب استماع اس خبر سے
دادا غلام فرید صاحب و محمد پناہ صاحب خدمت مین حاضر ہوئی القصہ حاکم وقت کو خواب مین نمودار ہوا
کہ لشکر ہائے عظیم نیزہ ہائے ہاتھ مین لئے ہوئے واسطے مارنی اوسکی پر مستعد ہوئی ہین لرزان و ہراسان
ہو کر حاکم مذکور نے امان طلب کری ان صاحبان نے ارشاد فرمایا اگر امان چاہتا ہے تو جا کر سجادہ نشین
دیوان غلام رسول صاحب سے خطا معاف کرا اس معاینہ سے اوسیوقت بیدار ہو کر حاکم مذکور نے قدمبوسی
حضرت ممدوح بنیاز تمام حاصل کی اور اسیوقت حضرت کو پالکی مین سوار کرا کر ساتھ فوج جرار کے پاورکاب
حضور کے ہو کر پاکپٹن مین ہو پہنچایا اور جو شخص منحرف تہا اوسکو عبرت کرائی تمام ملازمان و رعایا سلامی
حضرت کے ہوئی اور وہ مردم برادری مسطور بحفظ جان و مال پاکپٹن سے نکلکر کچھ علاقہ فیروزپور و دیگر
جگہ میرو نجات مین چلے گئے نقل ہے جب دیوان غلام رسول صاحب مسند حضرت بابا صاحب پر جلوس فرما ہو کر
تمام ملک پر قبضہ کر لیا تمام مردم برادری کو بلا لیا اور آباد پاکپٹن مین بدستور سابق ساتھ پرورش اور خلق
کے کیا اور فرمایا کہ مجھکو یہہ ریاست و مسند امر الہی وارشاد بابا صاحب سے حاصل ہوئی ہے کچھ کسی سے نیت
انتقام لینے کی نہین لیکن بعضے مردمان نے جو فساد کیا تہا اونکے دلمین تسلی نہ ہوئی نقل ہے والد
بزرگوار پیر تاج محمود مرحوم مغفور فقیر کاتب الحروف کی زبان مبارک سے نانا صاحب حضرت دیوان غلام رسول
صاحب نے باعث تسلی نہونے مردم برادری کے یعنے دیوان فیض اللہ صاحب کے اولاد کی اکدن برادران
مسطور پیر غلام فرید صاحب و دیگر کو بلا کر فرمایا میری صلاح یہہ ہے کہ کوئی رشتہ ناطہ کا انکے ساتھ
کیا جائے تب تسکین دلمین انکے ہو کر سکونت پذیر ہونگے ورنہ یہ خطرہ انکے دل سے دور نہ ہوگا
اونہون نے عرض کی جیسا حضور کی مرضی ہو تب حضرت نانا صاحب نے زبان مبارک سے فرمایا میرا ارادہ
یہہ ہے کہ ایک دختر اپنے اور ایک دختر تمہاری جو ہمشیرزادی دیوان غلام رسول صاحب کی ہے دونو
ناطہ ہائے انکے طرف کردین تب دادا صاحب نے عرض کیا جیسے صلاح حضور کی ہو ہمکو انکار کچھ نہین لیکن

اونہون نے حضور کو ایسا القصہ لعیہ دیا اور آپ ایسا الطاف عوض اوسکے کرنا چاہتے ہو تب نانا صاحب نے دادا
صاحب کو فرمایا اے بہائی قول حضرت سعدی صاحب کا ہے **بیت** بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر
مردی احسن الی من اسا + اور قول جد پاک حضرت بابا صاحب کا بہی ہے اگر کوئی راستہ مین خار ڈالی
تو عوض اوسکی پہول ڈالنے مرد کو واجب ہین اولاد اور آل اسکو کہتے ہین کہ والدین کے فرمان اور
طریقہ پر چلی کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہے **حدیث مَنْ سَلَكَ عَلٰی طَرِیْقِیْ فَهُوَ اٰلِیْ**
یعنے جو شخص طریقہ میری پر چلے وہ آل میری سے ہے جب حضرت نے یہہ تقریر دلپذیر فرمائی دادا صاحبان
نے قبول فرماکر عرض کیا جیسا حضور کی صلاح ہو تب حضرت سرکار دیوان صاحب نے مجمع برادری مین اکی دختر
نیک اختر کا ناطہ نسبت ساتھ پیر احمد یار کے کر دیا چونکہ حضرت دیوان غلام رسول صاحب کے دو دختران
تہین دوسری دختر عفت پناہ حضرت بی بی اشرف نشان ساتھ دادا صاحب کاتب الحروف پیر
خواجہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو ہمشیرہ زادہ دیوان صاحب تہی اوسی مجلس مین یہہ تینون ناطے
کرکے دعا خیر فرمائی - ایسے قبایل پر ورود الطاف مظہر تہے نعلتہائے الطاف و الصاف حضرت کی حد سے
زیادہ ہین **نقل ہے** زبان مبارک والد بزرگوار فقیر کاتب الحروف تاج محمود مرحوم مغفور سے کہ طریقہ
حضور کا یہہ تہا جو نصف شب کو نانا صاحب بیدار ہو کر درگاہ بابا صاحب مین جاتی اور نماز تہجد و اوراد
ادا کرتے بعد فراغ نماز فرضیہ بمقام کچہری باجتماع چند کس فضلا و علماء تلاوت کلام الٰہی کی بہ تصحیح صحت
الفاظ و تشریح تفسیر کی فرماتے بعد ترخیص فضلاء نوافل چاشت ادا کرکے مسند پر اجلاس فرماتے
قوالان آٹہ جوڑی سرکار مین وظیفہ خوار تہی اسوقت انکا سماع جو اس خاندان عظام مین رکن اعظم
ہے شروع ہوتا بلکہ قول صوفیا کا ہے **اَلسَّمَاعُ مِعْرَاجُ الْعَاشِقِ** چنانچہ دو چار ساعت تک
سماع مین مشاغل رہتے بعد اوسکے دربار عام ہو جاتا کہ تمام منشیان و متصدیان و سرداران فوج و رعایا
و اہل مقدمات و معاملات جمع ہو جاتے اور کچہری حضور مین کوئی شخص لپ و پیش نہین بیٹہتا تہا

برابر ایکدوسرےکے زانو بزانو نوشت ہوتی تہی اور چوبدار ہروقت دربار ہ مین کھڑے رہتے تہے
اگر کسیکا زانوئی پیس و پیش ہوتا تو اسیوقت منع کردیتے اور انصاف و عدالت کما حقہٗ اوس دربار
عالی مین ہوتی جو کوئی متنفس ناراض و ناشکرنہ ہوتا تہا اگرچہ مدعا علیہ کو حق مدعی سے دلایا جاتا تاہم
بہی وہ راضی رہتے بعد اوسکے جب لنگر فقرا و مساکین و غربار و مساکین و غربا رسب پر تقسیم ہوجاتا
اور ملازم مختار لنگر آنکر اطلاع دیتا کہ اسوقت کوئی متنفس بھوکہا نہین رہا تمام پر کہانا تقسیم ہوگیا تب
پس از ادائی نماز ظہر کے کہانا کہانیکا یہی باعث تہا کہ کل مخلوق و مسافر دور نزدیک سی پہلے کہا لیتے
تب کہاتے بعد کہانا کہانیکے ایک ساعت قیلولہ فرماتے اور پہر باہر دولت خانہ سے آکر بعد ادائی نماز
عصر مسجد مذکور مین گاہے دربار ہوتا اور گاہے سواری واسطے سیر و شکار کے شکارگاہ مین روانہ
ہوجاتے بوقت غروب دن تک سیر و شکار مین مشغول رہتے بعد غروب کی جنگل مین نماز ساتھ جماعت
کے شام ادا کرکے پہر سواری خاصہ پر سوار ہوتے اور پیش قوالان سماع شروع کرتے اور سوار رسالہ
و پیادہ ہائے پلٹن و بازداران وغیرہ پیچہے اور شمع روشن دو نوطرف خاصہ کی ہوتی اور خاصہ ایک سواری
مثل چنڈول و پالکی کے ہوتا ہے نانا صاحب سوار مین خاصہ کے وظائف و شغل قلبی کی طرف مشغول کرتے
اور سماع قوالان کرتے شہر کو چلی آتے تا در گاہ شریف بابا صاحب تب حضرت درگاہ مین تشریف
لیجاتے اور ہمراہیانکو رخصت حاصل ہوتی بعد ادائے نماز عشاء و ختم ارواح بزرگان و تقسیم لنگر فقرا
دولت خانہ کو تشریف لیجاتے اس عیش و فیض رسانی کے ساتہ چوتالیس سال مسند پر جلوس فرماکر ساتھ
جاہ و جلال لشکر و سامان جنگ کے ریاست و حکومت کری جو کوئی مقابلہ نہین کرسکتا تہا اور بڑی
بڑی امیر کبیر لشکر مین تہے نقل ہے والد بزرگوار فقیر کاتب الحروف حضرت تاج محمود صاحب فرماتے
تہے کہ ہماری اٹہارہ سال کے عمر تہی جب نانا صاحب نے دار فانی سے دار باقی کو انتقال کیا مزار شریف
بالا کی مزار محمد اشرف کی ہوئی بوقت اخیر خرقہ خلافت و دستار دیوان محمد یار کو عطا کیا اور وصیت

تایا اس زمانہ مین شروع عملداری مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ہو گئی تہی بعد انتقال نانا صاحب سنہ ۱۲۲۱ مین
ماموں صاحب حضرت دیوان محمد یار صاحب سند نشین ہوئی چونکہ ماموں صاحب حضرت دیوان محمد یار
صاحب بڑی عالم اور زاہد تہے ریاست سے وحشت بیزار ہو کر انتظام ملک کا حوالہ مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے کر دیا ہر چند مہاراجہ صاحب نے واسطے حکمرانی ملک کے خدمت مین عرض کی ماموں صاحب نے قبول
نفرمایا آخر کار مہاراجہ نے جاگیر واسطے خرچ لنگر کے کچھ نقدی اور کچھ مواضعات معہ پاکپٹن مقرر کر دیا
جو اب تک قایم ہے اور سرکار انگریزی نے بہی اوسی طور قایم رکہی ہے اب جاگیر کچھ نواب بہاولخان کی طرف سے
نقد و مواضعات و کچھ نواب حیدر آباد دکھن کی طرف سے نقدی مقرر ہے نقل ہے جو دیوان غلام رسول
صاحب کے دو دختران جنکا ذکر کتاب مین ہو گیا ہے اور تین فرزند ارجمند تہے اول حضرت شیخ محمد صاحب
دوم حضرت دیوان محمد یار صاحب سیوم شیخ گنج بخش صاحب۔ شیخ نور محمد و شیخ قطب الدین و شیخ عبد الرحمن
بن شیخ محمد صاحب۔ شیخ نور محمد صاحب کے دو دختران بہتین ایک نانا صاحب کاتب الحروف پیر سلطان
محمود کے مرحوم مغفور کے گہر مین تہی دوسری دیوان شرف الدین صاحب کے گہر مین تہی جس ذریعہ
سے مسند دستار دیوان محمد یار صاحب سے دیوان شرف الدین کو حاصل ہوئی جو وہ بی بی صاحبہ بوی سے
دیوان محمد یار صاحب کے تہی اسیواسطے ولیعہد اپنا بنایا اور دیوان شرف الدین صاحب و دیوان اللہ جوایا
صاحب بن شیخ قطب الدین صاحبزادہ محمد اکبر مرحوم مغفور بن دیوان اللہ جوایا صاحب شیخ فتح محمد
و امیر محمد بن شیخ عبد الرحمان مذکور۔ شیخ غلام محی الدین بن شیخ احمد بخش بن پیر گنج بخش بن دیوان
غلام رسول صاحب۔ شیخ خدا بخش برادر خورد دیوان غلام رسول صاحب کے دو بیٹے شیخ محمد فضیل و شیخ
محمد خیر۔ شیخ ہدایت محمد و منتو پیر بن محمد فضیل تہے فتح محمد بن ہدایت محمد سید محمد بن فتح محمد پیر
نوشی محمد مرحوم مغفور و پیر اللہ جوایا و پیر اللہ وسایا مشہور شیر محمد بن محمد خیر مسطور ذکر حضرت مخدوم
عین الدین کی اولاد کا ہو چکا یہ تمام صاحب پاکپٹن مین موجود ہین۔ بانیسوین صاحب سجادہ

حضرت دیوان محمد یار صاحب بن دیوان غلام رسول صاحب مسند پر اٹھارہ سال قایم رہی صاحب علم
وعلم کمال تھے اوصاف حمیدہ اونکے اتبک مشہور معروف ہین باوجود ترک کرنے ریاست وحکومت کی
ساتھ خلق کے ایسی حکومت کری کہ حکام لوگ بھی بدون حکم حضرت کے کوئی کام نہ کر سکتے تھے اور تمام ہندو
مسلمان زیر حکم تھے نقل ہے والد بزرگوار فقیر کاتب الحروف پیر تاج محمود صاحب فرماتے تھے کہ ایام عرس
میلہ بابا صاحب مین طبع مبارک مولنا صاحب دیوان محمد یار گسلمند ہوئی چنانچہ بیہوش پڑے رہتے
تھے وقت رسوم ختم یا سماع کے خود بخود بیدار ہوکر وضو کرکے اور لباس ملبس فرماکر درگاہ شریف مین
آنکر رسوم ادا کرتے اور پھر جب دولتخانہ مین تشریف لیجاتے پھر وہی حال ہوجاتا اور خواب مین ہوجاتے
والد بزرگوار صاحب فرماتے تھے ایکروز ہم ساتھ مولنا صاحب کے درگاہ بابا صاحب مین پہونچے ایک فقیر
صاحب حال نے مولنا صاحب کے طرف دیکھکر فرمایا سبحان اللہ ہے شان بابا فرید صاحب کا ہے کہ مردہ سے
خدمات رسومات میلہ اپنے کی ادا کرا رہے ہین چنانچہ یہی بات ثابت ہوئی کہ بعد اختتام عرس داخلی
ہفتم تاریخ شب ہشتم محرم کے حضرت مولنا صاحب کا وصال سنہ ۱۲۷۳ھ مین ہوا مزار شریف متصل والد
بزرگوار کے ہوئی بوقت اخیر خرقہ خلافت ودستار دیوان شرف الدین صاحب کو عطا کی لاولد تھے
نرینہ اولاد نہ تھی ایک دختر تھی جو شیخ نور محمد کے گھر مین تھی۔ تینتیسوین صاحب سجادہ حضرت دیوان
شرف الدین صاحب اٹھارہ سال بڑے آرام وخوشی سے سجادگی کری اور سخاوت مین حاتم دوران
تھے بوقت اخیر خرقہ خلافت ودستار برادر خورد اپنے دیوان اللہ جوایا صاحب کو عطا کی آپ لاولد
تھے مزار بالا مزار دیوان محمد یار صاحب کی ہوئی بتاریخ ۱۹ ماہ رمضان ۱۲۹۱ مین وصال پایا چونتیسوین
صاحب سجادہ حضرت دیوان مخدوم پیر اللہ جوایا صاحب جو ۱۲۹۱ ہجری مین مسند بابا صاحب پر
جو جلوس فرما ہوئے اور اتبک قایم ہین خدا تعالے تا زمان قیام قایم رکھی بڑے فیاض اور صاحب
عبادت وسخاوت ہین کہ مساکین ومسافرون کو صدہا اسپ معہ پوشاک وخرچ راہ کے دیتے ہین اور

روز اسے وفات بزرگان سلف پر صدہا روپیہ کا طعام وپارچات مساکین کو تقسیم کر دیتے ہین ذکر
در بیان اولاد حضرت مخدوم خواجہ محمد حسین صاحب جو چودھوین بیٹے دیوان تاج الدین محمود صاحب
مسطور کے تھے۔ والد بزرگوار و تایا صاحب فقیر کاتب الحروف پیر تاج محمود و پیر سلطان محمود بن حضرت
خواجہ بخش بن شیخ غلام فرید بن خواجہ نور محمد بن خواجہ عبدالرحمان بن خواجہ عنایت اللہ بن مخدوم خواجہ
محمد حسین بن حضرت دیوان تاج الدین محمود مسطور۔ فقیر حقیر خاکپائی درویشان اہل تصوف کاتب الحروف
این کتاب بندہ محمد حسین و پیر نظام الدین برادر خورد و حقیقی بن حضرت پیر تاج محمود مسطور عنایت جناب الہی
و طفیل ارواح پاک بزرگان کے برخوردار مدت علی و مظہر فرید بن بندہ کاتب الحروف محمد حسین و برخوردار
امام علی و سردار علی بن پیر نظام الدین سلمہ اللہ تعالیٰ اکبر علی و امیر علی و محمد علی بن شیخ شیر محمد۔ شیر محمد و شیخ محمد
بن پیر غلام مصطفٰے بن خواجہ محمد چراغ شاہ بن خواجہ نور محمد مسطور پیشتر معلوم شیخ فیض بخش مرحوم مغفور بن
شیخ محمد بخش بن خواجہ روشن شاہ بن خواجہ نور محمد مسطور پیشتر معلوم۔ ذکر اولاد حضرت محمد حسین بن دیوان
تاج الدین صاحب کی اولاد کا ہو چکا ہے تمام صاحبان پاکپتن شریف مین ساکن متصل درگاہ شریف کے
ہین ذکر در بیان اولاد خواجہ عبداللہ ہشتم فرزند حضرت دیوان تاج الدین محمود صاحب عبدالعدد
شیخ فضل الدین و صدر الدین بن شیخ غلام محمد عبدالرحمن بن شیخ نور الدین بن قمر الدین۔ غلام محمد
قمر الدین مسطور بن شیخ عباد اللہ بن شیخ منور شاہ بن غلام فرید بن خواجہ فتح محمد بن مخدوم مولی بن
غلام فرید بن خواجہ عبداللہ بن دیوان تاج الدین مسطور پیشتر مرقوم ہے تمام صاحب پاکپتن مین موجود
و ساکن ہین قمر الدین بن نبی بخش اکبر علی بن نور پیارا بن فتح محمد مسطور پیشتر مرقوم ہے موضع گورو کے
ضلع فیروزپور مین ساکن ہین ذکر در بیان اولاد خواجہ احمد قتال بن دیوان تاج الدین صاحب۔ غلام محمد
و خوشی محمد و اللہ وسایا بن احمد بیر بن محمد انور شاہ بن محمد روشن شاہ بن محمد دایم بن شیخ محمد مراد
بن خواجہ محمد بن مظفر علی بن خواجہ احمد قتال بن دیوان تاج الدین محمود مسطور رہیہ صاحب موضع چشتی

ضلع فیروزپور قریب جلال آباد کے ساکن ہیں پیر بخش و فرید بخش و کالا پیر و محمد پناہ بن خواجہ بخش بن
محمد عادل بن شیخ رحمت اللہ بن شیخ کرم اللہ بن شیخ محمد مراد پیشتر مرقوم ہے نظام الدین بن شیخ
غلام محمد و اللہ جوایا بن شیخ فتح محمد بن شیخ فیض بخش بن محمد پناہ مسطور خیر دین و لکھن پیر بن فقیر محمد
بن شیخ قادر بخش بن عنایت اللہ بن امام اللہ بن کرم اللہ مسطور پیشتر مرقوم ہے باغ علی بن بہا پیر بن شیخ
قادر بخش مسطور حکیم و مستقیم و پیر اللہ جوایا بن نبی بخش بن شیر شاہ بن شیخ دہولا بن شیخ سیف اللہ
بن شیخ امان اللہ مسطور پیشتر مرقوم احمد بن اللہ جوایا فتح دریا بن حکیم یہ تمام ضلع فیروزپور متصل جلال آباد
موضع چشتی میں ساکن ہیں ذکر در بیان اولاد شاہ امان اللہ بن دیوان تاج الدین صاحب شیخ
نبی بخش و الٰہی بخش و خواجہ بخش بن شیخ محمد بن شیخ قاسم بن خواجہ الٰہی بخش بن مخدوم اللہ داد بن
شیخ جلو بن انور محمد شاہ بن شاہ امان اللہ بن دیوان تاج الدین محمود صاحب سجادہ نشین بن غلام قادر
بن شیخ اکرم بن پیر غلام غوث مشہور لولا پیر بن شیخ قاسم مسطور پیشتر مرقوم یہ اصف والہ میں ساکن
ہیں ذکر در بیان شیخ حسن محمد شاہ کی اولاد کا پیر شمس الدین و پیر غلام محی الدین و شیخ نور الدین
و شیخ فتح الدین و شیخ نظام الدین و شیخ قمر الدین بن مخدوم شیخ فرید بخش بن خیر الدین شاہ بن منور شاہ
بن شیخ قطب الدین بن شیخ مقیم بن شیخ جمال بن حسن شاہ بن دیوان تاج الدین صاحب مسطور
شیخ جمال الدین و احمد یار بن شمس الدین سکنہ موضع اصف والہ شیخ الہ دین و شیخ جلال الدین و چراغ دین
بن شیخ غلام محی الدین مسطور یہ ریاست کپورتھلہ تحصیل سلطانپور موضع ٹھکر کورا میں ساکن ہیں
شیخ محمد و متھو پسر ابراہیم بن نور الدین مسطور شیخ محمد حسین و محمد حسن و شاہ دین بن شیخ نظام الدین
مسطور شہاب الدین و غلام محمد و خوشی محمد بن فتح الدین مسطور احمد الدین و اللہ جوایا بن پیر قمر الدین
یہ تمام ضلع فیروزپور قریب جلال آباد موضع سکھیرا میں ساکن ہیں اللہ جوایا و فتح محمد بن پیر عمر الدین
بن بہا پیر متھو بن شیخ محمد پناہ بن منور شاہ مسطور پیشتر مرقوم یہ موضع چشتی ضلع فیروزپور قریب جلال آباد

ہیں ساکن ہیں محمد دین و سردار دین بن روشن دین بن رحو جدین بن شیخ قطب پیر بن شیخ
نبی بخش بن منور شاہ پشتیر مرقوم ہیہ ضلع منٹگمری تحصیل دیپالپور موضع قتنیانہ ہیں ساکن
ہے ذکر تمام اولاد حضرت دیوان تاج الدین محمود صاحب کا ہوچکا جو شہر پاکپٹن ہیں اور
بیرونجات میں ہیں - اب ذکر اولاد دیوان احمد شاہ صاحب جو ششتم سجادہ نشین بعد بابا صاحب
کے ہوئے ہیں - شیخ جلال الدین و پیر شام الدین و پیر الٰہی بخش جو حقیقی ماموں صاحب بندہ
کاتب الحروف کے تھے بن حضرت پیر مخدوم شیخ بدرالدین بن حضرت شاہ غلام فرید صاحب
جنکو ابتک کنارہ دریا پر لنگوٹے والا پیر کہتے ہیں اور قوم ولو دہار جو مرید طالب ہیں قسم
اونکی نام کی اوٹھاتے ہیں فقیر کامل تھے جو کشف کرامات اونکی بہت ہیں پیر غلام فرید بن شیخ
شمس الدین بن نور محمد بن یار محمد بن شیخ غلام محمد بن شیخ الہ دین بن شیخ جمال عرف مہو بن
شیخ برہان الدین بن دیوان پیر احمد شاہ مسطور پشتیر مرقوم پیر الہ جوایا و پیر بخش بن پیر شام الدین
مسطور حیات محمود و فتح محمد و اکبر علی بن پیر اکہ جوایا موضع اصعف والہ جو ملکیہ موروثیہ اونکا ہے
علاقہ بنگلہ فاضلکا میں ساکن ہیں - مکی الدین و شیخ قطب الدین و مستقیم و رکن الدین بن پیر
شیخ محمد بن شیخ شمس الدین بن نور محمد مسطور پشتیر مرقوم ہیہ تمام علاقہ بنگلہ میں فاضلکا
موضع محمد کے ورانہ میں بستے ہیں - شیخ مسلم و شیخ غلام فرید بن شیخ حیات بن شیخ فتح دین
بن شیخ باقر بن شیخ افضل بن شیخ لطیف بن شیخ رشید بن شیخ کمال بن شیخ برہان الدین
بن دیوان احمد شاہ سجادہ نشین مسطور پشتیر مرقوم پیر محمود بن شیخ کریم بخش بن شیخ شرف الدین
بن شیخ مسلم بن شیخ حیات مسطور پشتیر مرقوم محمد بخش بن پیر امام بخش بن پیر قادر بخش بن
شیخ غلام فرید بن شیخ حیات مذکور پشتیر مرقوم ہیہ تمام ضلع فیروز پور قریب جلال آباد موضع
الکبی کے میں ساکن ہیں - ذکر اولاد سجادہ نشینان بابا صاحب کا ہوچکا جو پاکپٹن شریف

میں اور گرد نواح ساکن ہیں و بندہ کاتب الحروف کو شجرہ نسب جنکا حاصل ہوا اسکو سوا انکے اور بھی بہت دیوان علاء الد
و حضرت بابا فرید صاحب کے فرزندان دیگر کے اولاد ملکہانہ میں ساکن ہیں حضرت جناب بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ کے حق
خلف شیخ بدر الدین صاحب سجادہ اول اونکے حضرت شیخ مودود انکی شیخ معز لے شیخ عبد اللہ شیخ محمد شیخ موسیٰ کو تیم
فرزند شیخ معروف دوم شیخ سبحان اولاد در پورب سیوم شیخ جمال اولاد در پورب شیخ معروف کو ایک فرزند کریم الدین
متوکل انکو تین فرزند شیخ محمد شاہ عبد الحق و دوم شیخ محمد رفیع الدین انکو یک فرزند شیخ غلام غوث انکو یک فرزند شیخ غلام
جیلانی انکو یک فرزند شیخ غلام محی الدین انکو یک فرزند شیخ معین الدین انکو یک فرزند شیخ حیات اللہ انکو دو پسر شیخ
عظمت اللہ اور محمد وارث محمد شاہ عبد الحق کو یک پسر شیخ محمد دانشمند انکو یک پسر شیخ محمد احمد انکو یک پسر شیخ محمد ماہ
انکو یک پسر مولوی جلال الدین جو زمانہ اکبر بادشاہ میں پاکپٹن شریف سے رونق افزاء لاہور کے ہوئے اور بیعت او نعمت باطنی بر
انہی دیوان حضرت ابراہیم صاحب سجادہ بدین حاصل تھی القصہ لاہور میں اکبر بادشاہ بزرگی اور علم انکی پر فریفتہ ہو کر دہلی
کو ساتھ لیگئے اور بمقام شکوہ آباد میں محلہ رکن پور قیام پذیر ہوئے اور واسطے خرچ اخراجات کے مقام مذکور متعلق کر دیا چنانچہ
معہ اولاد اسیجگہ سکونت پذیر ہے مولانا جلال الدین صاحب کو ایک فرزند مولوی محمد فیروز شاہ انکو دو فرزند شیخ محمد بہاء الد
و شیخ دانیال انکو یک فرزند شیخ جلال الدین انکو شیخ بدیع الدین انکو شیخ شیر زمان انکو دیوان شیخ محمد بہاء الدین انکو یک فرزند
ارجمند نواب مستطاب شیخ محمد ابو الخیر خان بہادر جو سانظام الملک صوبہ دکن بوقت سلطنت دہلی مقرر ہو کر ملک دکن میں
آ گئے تھے اور خطاب نوابی کا ابو البرکات خان صاحب کو حاصل ہوا اور اُس زمانہ سے ریاست خاندان میں جاری رہی شیخ محمد ابو الخیر خان بہادر
جنگ کو یک پسر شیخ امجد خان بہادر انکو یک پسر شیخ رحیم الدین خان بہادر المخاطب مجد الملک انکو چہار پسر رحیم الدین خان بہادر سیف جنگ
و امام الدین خان بہادر و اختیار الدین خان بہادر و ظہور الدین خان بہادر ابو الخیر خان کو دو پسر اول ابو البرکات خان ولد دوم
ابو الفتح خان تیغ جنگ شمس الدولہ شمس ملک شمس الامراء انکو یک پسر محمد فخر الدین خان بہادر عرف ابو الخیر خان تیغ جنگ شمس الدولہ
شمس ملک شمس الامراء امیر کبیر انکو پنج پسر اول فرید الدین خان بہادر دوم بدر الدین خان بہادر سیوم فصیح الدین خان المخاطب ابو الخیر خان نامور جنگ شمس الدولہ
شمس ملک شمس الامراء امیر کبیر چہارم سلطان الدین خان بہادر انکو دو فرزند اول بھکیاری میاں دوم شاہ صاحب پنجم رشید الدین خان عرف